بعون جاعل کون و مکان خالق انس و جان

خوشتر رسالۂ قلیل البہا کثیر النفع مملو از نصائح دلپذیر و مواعظ بے نظیر مسمی

[illegible]

[illegible] سلمہ اللہ المجید

حسب فرمایش مصنف علام صحیح مالا کلام بطرز شایستہ بار اول

مطبع خاص منشی نولکشور واقع کانپور میں مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کدھر ہے اے سعادتمند فرزند — رہے تو زیر فرمان خداوند

جہاں میں ہے ترا عبد القوی نام — کرے تجھ پر کرم خلاق علام

رہو تو جور دوران سے زبس دور — بہ اخلاق حمیدہ ہووے مشہور

تجھے لازم ہے اے فرزند جانی — ذرا سن گوش دل سے یہ کہانی

طبیعت ہو نہ سوے لہو مائل — نہ آوین پیش تا حالات ہائل

نہ جانا جانب نکہت شعاران — سیہ باطن ہیں وہ زشت کاران

نہ دائم مکر مکاروں میں آنا — دغابازوں سے اپنے کو بچانا

گواہی جھوٹ مت دینا کسی کی — بتائی ہمنے تجھے بات جی کی

نہ ہونا غضب سے تو مردم آزار — یہ ہنگامہ نہوے گرم بازار

نہ پھر تا گرد تو غارتگری کی / یہ ہیں آثار اے جان ابتری کے
پئے دنیا نہ تو دین کو گنوانا / برائے خلق میں غاصب کہانا
نہ کر تا ترک تو فرضِ الٰہی / نہ آوے پیش ہنجار مناہی
تجھے لازم ہے اے احمد دل / کہ علم دین کرے تو پہلے حاصل
حضورِ عالمانِ حق پرستان / مبرا از عیوبِ مکر و دستان
طریقِ اہلِ دین میں ہو تو اکمل / رہے باقی نہ جسمیں شک کا کچھ خلل
ہے سیر کتب سے روز و شب کام / کہ اس سے ہو گا بہتر نیک انجام
سمجھ سب اونکے احکام مباہی / ہوا اونکا عامل امر و مناہی
بچ اونسے جو کہ ہیں وہ پیر بناوے / شگرفی جا بجا رنگین لبادے
بلا ہیں وہ بلا سے دور رہنا / نہ اونکے بند میں محصور رہنا
بصورت گرچہ مسکین سراسر / مگر سیرت میں دل موشونکا اوپر
وہ چلتے ہیں طریقِ اغنیا پر / تو اونسے بچ وہ ہیں راہِ خطا پر
نہیں ہے انمیں ہرگز نورِ باطن / نہ آنا انکے حلقے میں یہ ہیں جن
مگر ہاں گر ملے پیر ہمایون / بعشق سرمدی رکھتا ہو مجنون
وہ کم گفتار ہو اور دل ہو زندہ / ترحم ہو نہ ہو ایذا دہندہ

رہے وہ دست با یادِ الٰہی — کرے مسند پہ اپنی بادشاہی
بنے تیرِ ملامت کا نہ آماج — نہووے اغنیا کی در کا محتاج
خود آئین اغنیا اوس آستان پر — جھکین پیشِ درِ پیرِ خرد ور
نہووے معرفت ہی مین وہ کامل — شریعت کا بھی ہووی علم حاصل
ملے گر اِس طرح کا پیرِ پُردرد — نہونا اوسکی ولگرمی سے دل سرد
بلا شک اوس سے کرنا جلد بیعت — سمجھنا فرضِ دل سے اوسکی صحبت
یہ فن مشکل ہے کچھ آسان نہین ہے — گران ہے جنس یہ ارزان نہین ہے
نہین آسان روانیِ لطیفہ — بہت مشکل ہے اے جان یہ وظیفہ
ہے محتاجِ جلائے پیرِ کامل — خفی ہو یا جلی یا روح یا دل
ملے گا یہ پتا اوس آستان سے — کہ ہے یہ فیض کیا آیا کہان سے
رہے ذکرِ خفی سے کام تجکو — کرے کوئی نہ تا بدنام تجکو
نہ شب کو شور ہووے غل مچانا — درختون کے نہ تو کوتے اوڑانا
نہ پائے گر تو ایسا پیر والا — کہ جس سے ہو نہ تیرا بول بالا
کسی کی ہو نہ فکرِ نکتہ چینی — رہین پیشِ نظر احکامِ دینی
نمازِ پنجگانہ سے رہے کام — بجالائے یا مین ہاتھونسے یہ احکام

اور خدا کی محبت دل مین پیدا ہو وہ بات کیونکر اوس کو حاصل ہوگی بلکہ روز بروز برے برے افعال اوس سے سرزد ہونے لگین ... اور عذاب آخرت کا خوف ہے ہان اگر خدا کی یاد و محبت مین اوس کا حال دگرگون ہو جائے اوس سے ہم کوئی معذور ہے کہ وہ بے اختیاری کی حالت ہے ۱۲ ابوالقاسم حسن اللہ یار اوستادہ ... ۱۲

مقصود ہے کہ نور باطن ... کیا فائدہ ہے ... پھر ایسے ذکر ... کوئی کوئی جانتا ہے ... اور ... کی محبت ہو ... ذکر خفی ...

نہ ہونا باپ کے مانند نادان | ہنر ور ہونا اے سرمایۂ جان
تجھے گر شاعری کی بھی ہوس ہو | تو پہلے اسکے فن مین دسترس ہو
پھر اسکے بعد کہنا ایسے اشعار | نہو جس سے خطا کا تو سزاوار
نبی کی نعت یا حمدِ خدا ہو | ویا وصفِ جنابِ اولیا ہو
جو ہو منظور نظمِ عاشقانہ | نہ لکھنا اوسمین تو باطل فسانہ
نہ ایسی شاعری سے ہو تجھے کام | کہ اہلِ دین تجھے ہونجا مین الزام
اگر عشقِ مجازی ہوئے منظور | خیالاتِ خطا کاری رہین دور
تو اس کو چاہیے ہونا جلد بس دور | حضورِ پیر کرنا اسکا مذکور
وہ بخشے گا ترے دل کو صفائی | مجازی سے تجھے ہو گی رہائی
نہ ہو ٹے عشقِ حسنِ خانگی کا | عبث سودا ہے یہ دیوانگی کا
بُرا ہے خلق مین مطعون کہانا | جہان مین کوس رسوائی بجانا
نہ ہونا پھر ایزد جبہ سایان | یہ میش لولیان چھیایان
یہ ہین وہ جونک ناقص بد سرانجام | کہ پی لیتی ہین خون ہفت اندام
فدائی انکا سارے زمانہ | وہ ہے تیرِ ملامت کا نشانہ
یہ کر دیتی ہین زر سے ہاتھ خالی | پھنساتی ہین دکھا کرتے کی جالی

نہ چھوٹا جال سے اِنکا گرفتار — مگر ہان جب نہ کھلایا وہ زردار
گیا زر ہاتھ سے مسکین بنایا — ہوا نیلام گھر یہ ہاتھ آیا
گیا آنکھون سے تھا جو نور باقی — غلط کار رہگیا ناسور باقی
کسیکے دوست کب ہین یہ جفاکار — نہ اِنکے گرد تو جانا خبردار
تجھے کافی ہے بس بانوئے خانہ — ملے گر حُسنِ سیرت مین یگانہ
تو ہو بہتر ہی ہے اوسکو بس شاد — بلائے خانگی سے ہو کے آزاد
اگر ہو حُسنِ صورت مین وہ کامل — نکو سیرت نہو تو مت لگا دل
جدائی ایسی زن سے ہے بھلائی — نکر عقد اوس سے بہتر ہے جدائی
بزرگون کی نصیحت پر عمل ہو — نہ جس سے کام تیرا پر خلل ہو
صلاح کار سے جو ہین خردور — ذکی و کار دانائی مین بہتر
تو رکھنا گھر کا ایسا کارخانہ — کہ جس سے خوش ہون اربابِ زمانہ
مگر حاسد سے رہنا دور بس دور — نہونا اوسکی تحسین پر تو مغرور
اگر زر سے ہو پایہ تیرا عالی — سخاوت سے نرکھنا ہاتھ خالی
خبر لینا ذوی القربیٰ کی ایجان — نرکھنا بند ہرگز بابِ احسان
نہووے پاس زر تو بے تامل — نہ دینا ہاتھ سے دستِ توکل

نہ ہو گر صحبتِ عالم میسر
نہووے پاس یا پیرِ خرد ور

تو ہو او سدم کتابِ دین سے بس کام
رہیں تا یاد دینی جملہ احکام

تواریخِ کہن کا بھی رہے سیر
کہ تا ظاہر ہو حالِ خویش اور غیر

رہے تفسیرِ قرآنی کی تکرار
کہ تا اظہار ہو قرآن کا اسرار

اطاعت سے نہ پھرنا باپ ماں کی
کہ یہ قبلہ ہیں تیرے جسم و جان کی

تجھے جنت کی ایمان گر طلب ہے
تو جنت زیرِ پائے اُمّ و اب ہے

تو ہو اونکا عصائے دستِ پیری
تجھے لازم ہے اونکی دستگیری

تو اپنے عہد میں ایمان مفہوم
نہ رکھنا فاتحہ سے اونکو محروم

وہ الفت اونکی تو طفلی کی کر یاد
سہے ہیں کیسے کیسے ضد کے بیداد

پدر کی یاد کر وہ الفتِ عام
ملا ہے تجھکو کیسا اوس سے آرام

پیا ہے دودھ تو نے اپنی ماں کا
یہ احسان تو بتا کم ہے کہاں کا

وہ سوتے کب جو تو روتا ہے شب کو
جگا یا تو نے ہے رو رو کے سب کو

تجھے کس رنج و محنت سے ہے پالا
تجھے سمجھے ہے وہ گھر کا اوجالا

نگاہِ بد سے ہے تجھکو بچایا
ترے کاجل کا ہے ٹیکا لگایا

رہی ہے تیری الفت میں وہ دلخون
تعجب ہے اگر تو ہو نہ ممنون

[illegible]

جہان مین دوست ہوتے ہین سبھی کے — جوان کے پیر کے اور ہر صبی کے

سمجھ کر دوستی کرنا کسی سے — جو ہو انسان محبت ہو اوسی سے

بہت کم دوست ہوتے ہین جہان مین — یہ آیا ہے ہمارے امتحان مین

مصیبت مین جو کام آئے وہی یار — جو ہین یہ ہم نوالہ سب ہین اغیار

ملے تجکو جو کوئی یار جانباز — تو اوس سے دوستی کا کیجیو ساز

نہو ایسا اگر یار صفا دل — تو بہتر ہوگی تنہائی کی منزل

جو کھل جائے گا عرفان کا خزانہ — ترے پاس آئے گا سارا زمانہ

ضرورت مین پڑے جو کچھ ضرورت — بہت بہتر جو دکھلائے وہ صورت

ولیکن دین کا اوسمین ہو نہ نقصان — تو کیا ہے عیب کرنا اوسکو ایجان

نہو غیبت کسی کی تیرے لب سے — مری جان خوف کرنا حکم رب سے

بزرگوں سے ادب بہتر ہے پیارے — سمجھنا یہ معظم ہین ہمارے

جہان تک ہوسکے حقہ رہے دور — نہ پینا اسکو اے سرمایہ نور

مگر ہان جو کہ آئے گھر مین مہمان — تو اوسکے واسطے بہتر ہے ایجان

طبیعت تیری اِس جانب جو آئے — تو یہ حقہ ارادل مین نہ جلائے

نہ پینا اونکا حقہ تو بھی زنہار — خبردار ایسی صحبت سے خبردار

بدک کا آج کل ہے ہر طرف شور | جہان دیکھو مدک والون کا ہے زور
کیا چانڈو نے چت زور آورون کو | اوجاڑا انسے ہے اچھے گھرون کو
وہ اس افیون کی ایسی ہو گئی دوست | کھلا اگر گوشت تو بھی رہگیا پوست
خدارا انکے چھینٹے تمین مٹانا | نہ کھلانا تو افیونی دوانا
خدا کے قہر سے پیدا ہے افیون | یہ وہ لیلی ہے لاکھون جسکے مجنون
حسینان جہان کثرت سے مارے | سیہ رو ہوگئے دنیا سے سدھارے
نہ کلمہ منھہ سے نکالے نہ وظیفہ | نہ یاد آیا کوئی دینی صحیفہ
یہ فرقہ ہے جو کثرت سے بلا کا | نہ جانا وان وہ رستہ ہے جفا کا
دکھائین لاکھہ وہ ریوڑی و گڑ | تو انسے اپنے رکھنا دانت کھٹے
نہ اونکی میٹھی باتون مین تو آنا | بلا ہے آہ اونکا مین منانا
جو چھپتا ان مدک والون سے جاکر | سیہ رو ہو گیا پھر وہ کہا کر
غضب افیون نہ اونکے دہنتہ کیلے | ہوئے سب گو سے گو ہے نیلے پیلے
ہے انمین گرچہ باہم خوب یاری | وے ہین خلق مین سب اعتباری
نہین کہتا کوئی انکو سیانا | ملامت ہین یہ کیا جانین زمانا
خدارا اے مرے سرمایہ نور | تو اس فرقہ سے رہنا دور ہی دور

امیر و نکی ہے صحبت مین کم دخل
کہ کم لاتا ہے پھل اسطرح کا نخل

نرکہنا حاکمون سے ربط افزون
ہے انکے لطف کا برعکس مضمون

سخن ہیچمدان شاعرِ افسانہ پرداز
یہان ہے اسطرح مجسے ہم آواز

بلطفِ شاہ نبود اعتبارے
بسان بندہ باید کرد کارے

اگر تو ہے سعادتمند فرزند
تو کافی ہے یہ جو مین لکھ چکا پند

بھلا ہے آمین ہوگا نام تیرا
اب آگے تو ہے بس اور کام تیرا

وحید اب اسگھڑی وقتِ دعا ہے
قبولیت کا دروازہ کھلا ہے

دعا ہے میری تجسے اے خداوند
رہے دلشاد و خرم میرا فرزند

ہون اوسکے ہاتھ سے وہ کام جاری
کہ تو خوش اُس سے ہو اے ربِّ باری

اسے تو عمرِ خضر اے کبریا دے
اِسے تو اپنا بس بندہ بنا لے

ہمیشہ مائلِ نیکی رہے دل
بدی بدذات و لعین ہو نہ داخل

مقرب اپنا اسکو بے بدل کر
زبانِ دہر مین ضرب المثل کر

اسے دے مالِ طیب کا خزانہ
موافق اسکا رکھ یارب زمانہ

یہ پونجی میری ہر روحِ روان کی
بڑہی نسل اس سے میرے خاندان کی

رہے یہ آل اور اولاد سے شاد
ہر اک فرزند ہو فرخندہ بنیاد

خداوندا طفیلِ سرورِ دین	طفیلِ اہلبیتِ پاک آمین
طفیلِ چار یارانِ معظم	طفیلِ اولیائے دینِ اکرم
طفیلِ مرشدانِ قادریہ	فروغِ خاندانِ قادریہ
طفیلِ آن ولیِ فرخندہ نامی	جنابِ مرشدِ عبد السلامی
یہ ہو مقبول میرا پندنامہ	پڑھیں سب اسکو تا یوم القیامہ

قطعۂ تاریخ از کلک فصیح گفتار بلاغت شعار خسرو ملک سخنوری رشک خاقانی و انوری شیخ رضی الدین تخلص منیب ساکن ہسوہ خلف رشید جناب مولانا و استادنا حضرت شیخ برہان الدین احمد پارسا

وحید سخن سنج نے اندنوں	لکھا پندنامہ بطرزِ عجیب
نصائح ہیں یا موتیوں کی لڑی	معانی ہیں اعلیٰ مضامین غریب
ہوئی سالِ ہجری کی مجکو جو فکر	کہا دل نے ہے یہ عجیب و غریب ۱۳۰۲

قطعۂ تاریخ رنگین خیال شیرین مقال شیخ نثار احمد تخلص التجا ساکن ہسوہ ضلع فتحپور شاگرد جناب حضرت مولانا شیخ برہان الدین احمد پارسا جنیدی

چون وحید نکته پرور التجا	گوہر معنی بسلک پند سفت
از پی تاریخ آمد این ندا	پاکبازی پندنامه خوب گفت
	۱۳۰۲ ہجری

قطعۂ تاریخ طبع بلند آسمان پیوند شیخ ظہور الحق ساکن قصبۂ سورکھہ ضلع فرخ آباد

وحید اب آپنے عطر سخن سے	کیا مشکین مشام ہر تر و خشک
ظہور خستہ کو تھی فکر تاریخ	کہا ہاتف نے بہتر نافۂ مشک
	۱۳۰۲ ہجری

ایضاً از نتیجۂ فکر نازک خیال شیرین مقال منشی بھگوان دیال سلمہ اللہ المتعال المتخلص بعاقل ایجنٹ مطبع منشی نولکشور واقع کانپور

لکھا ہے پندنامہ حضرت وحید نے کیا	گنجینۂ نصیحت ہر شعر بالیقین ہے
پوچھے جو کوئی عاقل تاریخ سال ہجری	بیساختہ یہ کہنا نظم طرب گزین ہے
	۱۳۰۲

خاتمة الطبع الحمد لله والمنة کہ پندنامہ ہذا از تصنیفات جامع اوصاف حمیدہ مجمع اخلاق پسندیدہ فصیح گفتار بلاغت شعار حاجی حرمین شریفین منشی محمد واحد علی صاحب وحید سلمہ الله الحمید ساکن ہوہ ضلع فتحپور مطبع جناب منشی نولکشور واقع کانپور میں حسب فرمایش مصنف باراول ماہ فروری ۱۸۸۶ عیسوی کو مطبوع جہان ہوا